کئی سال بعد مہر ادا کرنے میں کس ریٹ کا اعتبار ہوگا؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میری شادی 1998 میں ہوئی تھی اور اس وقت میری بیوی کی حق مہر کی رقم گیارہ ہزار روپے قرار پائی تھی مگر لاپرواہی و سستی کی وجہ سے وہ ادا نہیں کر سکا لیکن میں اب اپنی بیوی کو وہ رقم دینا چاہتا ہوں، میری شادی کو تقریبا ستائیس سال ہو چکے ہیں، پوچھنا یہ تھا کہ مجھے وہی رقم گیارہ ہزار ادا کرنا ہوگی یا زائد رقم ادا کرنا ہوگی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعتِ مطہرہ میں مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اس کی قیمت ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، جتنا بھی مقرر کر دیا جائے لازم ہوگا۔ نیز اس میں اعتبار وقتِ عقد کا ہے، لہٰذا وقتِ عقد جو مہر مقرر ہوا، وہ دس درہم یا اس سے زیادہ قیمت کا ہو، تو وہی لازم ہوگا، مہنگائی کی وجہ سے اس میں زیادتی نہیں ہوگی۔

اور صورتِ مسئولہ میں بوقتِ نکاح مہر میں مقرر کی گئی رقم چوں کہ اس وقت دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی کی قیمت سے زیادہ تھی، لہٰذا آپ پر وہی گیارہ ہزار ہی دینا ضروری ہے، مہنگائی یا زیادہ عرصہ ہونے کی وجہ سے آپ پر اپنی بیوی کو مقرر کردہ مہر سے زیادہ دینا ضروری نہیں ہے، البتہ! آپ اپنی رضامندی سے زیادہ دینا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے "(اقله عشرة دراهم مضروبة كانت اولا) ولو دينا او عرضا قيمته عشرة وقت العقد۔ ملخصا۔"ترجمہ: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہیں، خواہ ڈھلے ہوئے ہوں یا بغیر ڈھلے ہوئے اگرچہ مہر دین کی صورت میں ہو یا کوئی سامان ہو، جس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد4، صفحہ220، 222، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ محقق ابن عابدین الشامی علیہ الرحمہ درِ مختار کی عبارت (قيمته عشرة وقت العقد) کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: "ای وان صارت یوم التسلیم ثمانیة فلیس لها الا هو" یعنی اگرچہ ادائیگی کے دن قیمت آٹھ درہم ہو جائے، عورت (عقد کے وقت) ذکر کیے گئے ہی کی مستحق ہوگی۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد4، صفحہ222، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "مہر شرعی کی کوئی تعداد مقرر نہیں، صرف کمی کی طرف حد معین ہے کہ دس درم سے کم نہ ہو اور زیادتی کی کوئی حد نہیں، جس قدر باندھا جائے گا، لازم آئے گا۔ ملخصا" (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ165، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری، تو اس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو اور اگر اس وقت تو اسی قیمت کی تھی، مگر بعد میں قیمت کم ہوگئی، تو عورت وہی پائے گی، پھیرنے کا اسے حق نہیں۔" (بہار شریعت، جلد2، حصہ، صفحہ64، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوشاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-3949

تاریخ اجراء: 24ذوالحجۃ الحرام1446ھ/21جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net